# عنوانِ تاریخ
# اور
# مظلوم مُصنّف

تصنیف لطیف

حضرت علامہ ومولانا ابو محمد

اعجاز احمد القادری الاویسی دامت برکاتہم العالیہ

شاگرد وخلیفہ امام العلماء علامہ

مُفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمتہ القوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رحمۃ للعالمین

# عنوانِ تاریخ اور مظلوم مصنف

حضرت علامہ ومولانا ابو محمد اعجاز احمد القادری الاویسی دامت برکاتہم العالیہ

شاگرد وخلیفہ امام العلماء علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی علیہ الرحمۃ القوی

# شیخ العرب والعجم علامہ فیض احمد اُویسی علیہ الرحمہ کی حیات کا تاثراتی جائزہ

بہت دنوں سے نہیں اپنے درمیاں وہ شخص
اُداس کر کے ہمیں چل دیا کہاں وہ شخص

وہ جس کے نقش قدم سے چراغ جلتے تھے
جلے چراغ تو خود بن گیا دھواں وہ شخص

اس ایک شخص میں تھیں دلربائیاں کیا کیا
ہزار لوگ ملیں گے مگر کہاں وہ شخص

قتیلؔ کیسے بھلائیں ہم اہلِ درد اُسے
دلوں میں چھوڑ گیا اپنی داستاں وہ شخص

ساقی عرفانِ اُویسی، قاسم فیضانِ قادری، امام المفسرین والعلماء، زینت المحدثین والفقہاء، نائب اعلیٰ حضرت، پرتو محدثِ اعظم، جلوۂ مفتی اعظم، بحر العلوم الاسلامیہ، کنز الفنون العالیہ، شیخ الاسلام والمسلمین، علامہ، حافظ، قاری، مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی قادری رضوی "علیہ الرحمۃ القوی الی یوم الابدی" دنیائے اہلِ سنت کے لئے ایک عظیم نعمت ربانی تھے۔ ان کی جامع الصفات شخصیت متلاشیانِ علم وفن کے لئے صحرا میں سائباں سے کم نہ تھی، ان کی بے مثال انفرادیت مثلِ خورشیدِ منور اُفقِ علم وحکمت پر تاباں و درخشاں تھی۔ مخالفین اسلام کی سازشوں کی یلغار میں آبروئے اسلام کی حفاظت کے لئے عنفوانِ شباب سے لے کر لقائے ربِ وھاب جل جلالہٗ تک سرانجام دیں گئیں اُن کی لاجواب و بے مثال خدمات ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریخِ کائنات کا ایک روشن عنوان وباب بن چکی ہیں لہٰذا اب تاریخ کے اوراق اور آنے والے مؤرخین کے قلم اس روشن وتابندہ حقیقت سے صرفِ نظر نہیں کر سکتے۔

بقولِ راقم!

آنے والے ہر مؤرخ کا حسیں عنوان ہے
تیری خدماتِ وفا اے نائب احمد رضا

سیدی ومرشدی واُستاذی فیض ملت علیہ الرحمہ جن باکمال ولاجواب اوصاف کے حامل تھے اُن سے ہر شخص بخوبی

واقف و آگاہ ہے۔ایک قدرداں زمانہ اُن کی خدماتِ جلیلہ کا معترف ہے۔اَساطینِ اُمتِ اسلامیہ واکابرینِ ملتِ ناجیہ نے اُنہیں اپنے اپنے خوبصورت اندازِ محبت میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔جنہوں نے بھی میرے مرشدو مربی و محسن کے لئے محبت نامے لکھے یا عقیدت واحترام کے پھول نچھاور کئے ہیں یہ ''اسیرِ محبتِ اُویسی'' بصد خلوص واحترام اُن تمام کو عظمتوں بھرے سلام پیش کرتا ہے۔

نعم قال الشاعر!

من مذھبی حب الدیار لاھلھا

وللناس فی ما یعشقون مذاھب

فیض ملت علیہ الرحمہ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے راقم نے اُن کی حیات ہی میں ایک کتاب بنام ''مظلوم مصنف'' لکھی تھی جس میں اپنے دردو غم کی تصویر اور کتب و مسوادات اُویسی کی حفاظت واشاعت کے لئے ندائے محبت دی تھی۔فیض ملت علیہ الرحمہ کی انتہائی خواہش کے باوجود بھی بہرحال اب تک وہ کتاب منصۂ شہود پر نہیں آسکی لہٰذا اب بعدازوصال مجھے روایتی انداز میں مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں اور باقی جہاں تک اُنہیں خراج عقیدت پیش کرنے کی بات ہے تو میری ہر سانس میرا ہر لفظ میری پوری زندگی انہی کی مرہونِ منت ہے۔بس امام سیرت و تاریخ علامہ محمد فاسی علیہ الرحمہ کے اس عربی شعر میں عنوان سخن کو سمیٹ دیتا ہوں۔

کتبت کتابی قبل نطقی بخاطری

وقلت لقلبی انت بالشوق اعلم

فبلغ سلامی یا کتابی وقل لھم

مقامکم عندی عزیز مکرم

ایسے پُر درد لمحات وحالات میں جب کہ قلبی کیفیات وجذبات آنکھوں سے آنسو بن کر بہہ رہے ہیں مجھے کچھ تلخ باتیں آپ کے سامنے پیش کرنی ہیں اگر چہ عرفِ عام میں ایسے مواقع ایسی باتوں کے نامناسب ہوتے ہیں اور عین ممکن ہے کہ مجھے میرے اس اقدام پر کئی جانب سے موردِ طعن بھی بنایا جائے لیکن میں اس کیفیتِ کرب میں مبتلا ہوں کہ

بقول قتیل شفائی!

میں تو بیٹھا ہوں دبائے ہوئے طوفانوں کو

## تو مرے دل کے دھڑکنے کا گلا کرتا ہے

آج سوائے چند کے جس قدر احباب فیض ملت علیہ الرحمہ کے وصال پُر ملال کے بعد صاحب قلم وقرطاس بن کر اُن کی خدمات پر خامہ فرسائی کر رہے ہیں۔اے کاش کہ یہ احباب حضرت کی زندگی ہی میں اس جانب متوجہ ہو جاتے تو اس نعمتِ خداوندی سے مستفید ہونے کے لئے بے شمار مواقع مل جاتے۔جس سے ایک گراں قدر علمی و تحقیقی سرمایۂ اہلِ سنت کی یادگار بن جاتا۔مگر کریں تو کیا کریں ہمارا خود ساختہ مفاد پسند ضمیر ہمیں اپنی قدیم روایت سے منہ موڑنے نہیں دیتا تو پھر بھلا ہم اپنی قدیمی روایت کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ ہماری روایت تو یہ ہے کہ زندگی میں وہ شخصیت چاہے کتنی ہی عظیم و قابلِ استفادہ کیوں نہ ہو ہم اپنی خود ساختہ روایت کے پیش نظر اسے یکسر فراموش کر دیتے ہیں اور اُس کے دنیا سے چلے جانے کے بعد کفِ افسوس ملتے ہوئے نظر آتے ہیں۔میں اہلِ انصاف وذی شعور احباب سے توجہ چاہتا ہوں کہ بتائیں تو اس روایتی تجربات کے نرغے میں ہم آج تک اپنا کس قدر نقصان کر چکے ہیں۔

بقول مرتضٰی برلاس!

اس مسیحائی کے صدقے کام جاں تک آ گئی
تجربے کرتے ہوئے نوبت یہاں تک آ گئی

اس ناقابل تلافی نقصان کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں بس ماضی قریب پر نظر دوڑائیں تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی شخصیت اوران کا علمی سرمایہ ہمارے سامنے بیّن ثبوت ہے۔اہلِ سنت و جماعت کے پاس اُردو زبان میں علمی سرمایہ کی کتنی کمی تھی یہ بات اہلِ علم اچھی طرح جانتے ہیں۔تفسیر وحدیث کے میدان میں بالخصوص اور بقیہ شعبہ ہائے علم وفن میں بالعموم قحط علمی کا عالم تھا سوائے اعلیٰ حضرت اور دیگر چند اکابرین کی کتب کے ہمارے پاس کچھ نہ تھا۔تفاسیر لکھنے کی بات ہو یا عربی تفاسیر کے تراجم کی ،حدیث کی کتب کی شروحات کی بات ہو یا متن احادیث وشروح کے تراجم کی سب علمی میدانوں میں مخالفین نے اپنے قدم جما رکھے تھے۔اس میدان علمی میں مقابلے کے لئے خال خال ہی مجاہدین اہلِ سنت نبرد آزما تھے عوام الناس کے لئے مخالفین کی کتب کے انبار دعوتِ مطالعہ بنے کھڑے تھے۔

اہلِ سنت میں اولاً تو اکابرین کے وصال کے بعد قحط الرجال کے باعث لکھنے والے ہی نہ تھے اور جو تھے تو وہ گونا گوں مشکلات ومصائب کا شکار تھے اوران سب کے باوجود اگر کسی مردِ مومن نے ہمت کر کے کچھ لکھ بھی دیا تو اسے اشاعت کی منزل تک جانے سے پہلے ہی اسبابِ اشاعت کے فقدان کی وجہ سے گوشۂ گمنامی میں جانا پڑا یا تو وہ مسوادات

دیمک کی خوراک بن کر رہ گئے یا پھر حوادثاتِ زمانہ کی نظر ہو گئے۔ میری ان باتوں پر بے شمار شواہد موجود ہیں ''مرآۃ التصانیف'' وغیرہ کتابیں آج بھی اس متاعِ علمی کے رفتہ رفتہ لٹنے کا منظر نامہ پیش کر رہی ہیں۔

ایسے پُر درد و حوصلہ شکن ماحول میں فیض ملت علیہ الرحمہ نے اس عظیم الشان کام کا بیڑا اُٹھایا تو فیضانِ اُویس قرنی اور محبت غوثِ جیلانی کی بدولت آپ نے تن تنہا بے سرو سامانی کے عالم میں ہر علمی وفنی اور تحقیقی میدان میں 4500 سے زائد کتب کا عظیم علمی سرمایہ اہل سنت کی تسکین قلبی کے لئے پیش کر کے ''نائب احمد رضا'' ہونے کا فریضہ سرانجام دیا۔

پوری تاریخ عالم اس عظیم الشان علمی کارنامے کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ فیض ملت علیہ الرحمہ کا یہ علمی کارنامہ بلاشبہ عالم اسلام کے لئے انتہائی فخر کا باعث ہے۔ آپ کے قلم نے اہلِ سنت کے جس شعبہ میں ضرورت محسوس کی تصنیفات کے انبار لگا دیئے۔ ایک عرصے سے درسِ نظامی کی کتب پر شروحات کے لئے ضرورت محسوس کی جاتی رہی لیکن اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا جاسکا جس کی وجہ سے مبتدی طلباء مخالفین کی تحریر کردہ شروحات کا سہارا لینے لگے۔ فیض ملت علیہ الرحمہ اور آپ جیسے دیگر اکابر علماء نے جب اس کے باعث ہونے والے نقصانات پر غور کیا تو

بقول مظفر وارثی!

جو فکرِ غیر کے ٹکڑوں سے اپنا پیٹ بھرے
کہاں وہ ذہن مظفر غیور رہتا ہے

کہ تحت اس شعبہ کی جانب توجہ دی اور صرف تن تنہا فیض ملت علیہ الرحمہ نے اکثر درسِ نظامی کی عمومی و خصوصی کتابوں کی شروحات تحریر کر دیں، تراجم کی حاجت درپیش ہوئی تو کتب وحدیث و تصوف و تفسیر وغیرہ کے بے شمار تراجم کے جواہر پارے اہل سنت کے لئے پیش کر دیئے۔ تفسیر روح البیان کا اردو ترجمہ بنام ''فیوض الرحمٰن'' تحریر کیا۔ پندرہ جلدوں پر محیط اردو زبان میں ''تفسیر اُویسی'' لکھی اور تفسیر مظہری کے تقریباً 200 سال بعد اہلِ سنت کی جانب سے عربی زبان میں تفسیر ''فضل المنان فی تفسیر آیات القرآن'' 29 پاروں تک لکھ کر واصل بحق ہوئے۔ انشاءاللہ راقم الحروف بقیہ ایک پارے کی تفسیر کا تکملہ لکھے گا اور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کی خواہش کے مطابق مکمل تخریج و تحقیق کے ساتھ منظر اشاعت پر لائے گا۔ جیسا کہ یہ میری اور رہنما سی تحریک مولانا شاہد غوری مدظلہ العالی کی دلی خواہش ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے اسباب مہیا فرمادے۔ الغرض اس قدر بے مثال خدماتِ جلیلہ کے باوجود اپنوں کی جانب سے داد و تحسین کے

بجائے فیض ملت علیہ الرحمہ کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا اور کس کس طرح سے اُن کی خدماتِ علمی کو ذاتی مفادات کے لئے استعمال کیا گیا یہ بات ''اہلِ دردِ اُویسی'' پر بالکل عیاں ہے۔

اپنی زباں تو بند ہے تم خود ہی سوچ لو
پڑتا نہیں ہے یونہی ستمگر کسی کا نام

کہاں تک بیاں ہو عیاں کو بیاں کرنا بھی زیاں ہی ہے کہ ''عیاں راچہ بیاں'' بس اجمال یہ ہے کہ جب کبھی ضرورت پڑی دینی و مذہبی نہیں مالی و دنیاوی جیب خسارے میں غلطاں ہوئی تو آستانہ اُویسیہ پہنچ گئے۔ دست بوسی کی کتاب بغل میں دبائی مسودہ لیا اور دھواں ہو گئے۔ طباعت ہوئی پر ایسی کہ الفاظ کو سمجھنے کے لئے بھی ادیب کی ضرورت پڑے صفحات کی ترتیب کا وہ شاندار منظر کہ نمبر 10 تو مثلاً ملے لیکن بعد میں پندرہ 15 تک کچھ نہ ملے شاید ان کے حساب میں اعداد کی ترتیب ہی اس طرح پر تھی۔ پروف ریڈنگ کی تکرار اور سیٹنگ کے جاں کار کاموں میں بھلا کون اپنا وقت و روپیہ برباد کرے بس نا قابل اعتماد مراحل سے گزر کر اشاعت ہو گئی کتاب آ گئی۔ لوگ فیضِ ملت علیہ الرحمہ کا نام دیکھ کر خریدتے گئے لیکن مطالعہ کے بعد پتہ چلا کہ داستانِ الم کیسی رہی۔ یہی کتابیں اپنے طباعتی نقائص کی آب و تاب کے ساتھ جب اہلِ علم علماء کے ہاتھوں میں پہنچی تو بعض احبابِ علم کی طرف سے مختلف سوالات ترتیب پائے۔ اب بھلا سمجھایا کیسے جائے زَر فروش اپنا کام کر چکے اور یہاں ایک ناشائستہ فضا پیدا ہو گئی۔ قلم اُویسی سے نکلے ہوئے شہ پاروں کو یاروں نے دولت کمانے کی دھن میں مسخ کر کے رکھ دیا اور بارہا راقم عوام تو عوام علماءِ ذیشان سے بھی اس موضوع پر گفتگو کر چکا ہے کہ اس تلخ حقیقت کے ذمہ دار وہ افراد ہیں جنہیں دین و مذہب سے زیادہ کچھ اور عزیز ہے۔ اپنی کہی کچھ تو سمجھے اور کچھ اپنی دھن میں مست رہے ان تمام تر حالات پر مجھے یہ شعر یاد آ رہا ہے۔

بقول قتیل شفائی!

گھر والوں کو غفلت پہ سبھی کوس رہے ہیں
چوروں کو مگر کوئی ملامت نہیں کرتا

میں نے یہ باتیں لکھ کر اگر چہ کئی ناشرین کے دلوں پر زد کی ہے جس کا خمیازہ بھی ادھار ہو گیا لیکن کیا کروں آخر کسی نہ کسی کو تو یہ اقدام کرنا ہی پڑتا سو میں کر گیا آگے جو ہو گا اللہ تعالیٰ خیر فرمائے گا۔ ہاں عین ممکن ہے کہ میرے یہ تلخ الفاظ کسی انصاف پسند ناشر کے لئے رجوعِ مافات کا سبب بن جائیں اور یہی میرا مقصود و مطلوب ہے۔

کچھ عرصہ قبل جب میں فیض ملت علیہ الرحمہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا تا کہ 4500 مسودات کو محفوظ کر کے حوادثاتی تغیر سے بچالیا جائے اور پھر بموجب حکم مسعود ملت ڈاکٹر مسعود علیہ الرحمہ کے ان تمام کی موضوعاتی اور مفصل عنوانی فہرست مرتب کر لی جائے تا کہ تلاش وحصول میں سہولت حاصل ہو جائے تو فیض ملت علیہ الرحمہ کی اجازت سے کئی دنوں کی جاں سوز محنت کے بعد ان کی ذاتی لائبریری سے صرف 932 مسودات ہی مل سکے۔ میری ظاہر بیں نظروں میں اس کے علاوہ وہاں کوئی مسودہ دکھائی نہیں دیا اور ان میں بھی اکثر وہ مسودات تھے جن میں ابھی ترتیب کا کام باقی تھا ورنہ جتنے مرتب ومکمل مسودات تھے وہ تمام ''اہلِ محبت'' لے کر کافور ہو چکے تھے اور حالات کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اگر اس وقت بھی یہ کام نہ ہوتا تو آج کی تاریخ یا اب سے کچھ عرصے بعد تک وہ تمام مسودات بھی برادہ بن چکے ہوتے۔ کیوں کہ چوہوں اور دیمک کے کام کی رفتار انسانوں کی بے اعتنائی سے بہت زیادہ تھی۔ وہ تمام جانور اپنے کام کو بڑے احسن انداز سے پورا کر رہے تھے۔ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے تین بڑے سائز کے تھیلے بھر کر بوسیدہ اوراق کی جگہ رکھوائے تھے ان میں اکثر وہ مسودات تھے جن کو ہم مسودات کے عنوان والفاظ سے تعبیر نہیں کر سکتے کیونکہ وہ چوہوں کی کتر بیونت کی وجہ سے برادہ بن چکے تھے۔ اس دلخراش نظارہ کو میری آنکھوں کے ساتھ ساتھ صاحبزادہ فیاض احمد اُویسی اور دیگر خادمین حضرات نے بھی دیکھا۔ اس نظارے کو دیکھ کر



بقول ذوق!

دل کہے ہے کہ مجھے روزنِ سینہ سے نکال
ورنہ خوں ہو کے میں آنکھوں سے نکل جاؤں گا

اب مجھے بتائیں کہ ان تمام کا ذمہ دار کون ہے؟ کس کس کا نام اس فہرست میں شمار کیا جائے۔ 4500 مسودات ان کی لائبریری سے کہاں گئے؟ فیض ملت علیہ الرحمہ کا زندگی بھر کا قیمتی سرمایہ کون لوٹ کر لے گیا ان کی متاع علمی ان کی حیات ہی میں یوں بکھر گئی۔ ارے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے علمی سرمایہ کو بکھرنے میں پھر بھی کئی سال لگے لیکن نائب اعلیٰ حضرت کے لئے اپنوں نے ہی ایک نیا ریکارڈ قائم کر ڈالا۔

بقول مرتضی برلاس!

بس تعلق ہے مفادات کی حد تک سب کا
اب جو کہیے تو یہاں پر کسے اپنا کہیے

میری نظر میں ان تمام باتوں کے ذمہ دار وہ افراد ہیں جو فیض ملت علیہ الرحمہ کے نام اور اُن کی کتب کو فقط دنیاوی متاع کے لئے فروخت کر کے آج سڑک پتی سے لاکھوں پتی بنے بیٹھے ہیں۔ اگر یہ لوگ ایمانداری سے فیض ملت علیہ الرحمہ کی کتب سے حاصل شدہ کا کچھ فیصد بھی اس کام کے لئے مختص کر دیتے تو آج ایسے المناک حالات سے سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ بہر حال کہاں تک ذکر ہو ان بربادیوں اور بے اعتنائیوں میں کچھ حد تک صاحب ثروت وحیثیت بعض علماء کی بھی حصہ داری ہے جن سے راقم بذاتِ خود شرف نیاز حاصل کر چکا ہے اور وہ جملے آج بھی قلب و ذہن پر نقش لا فانی ہیں کہ ''ارے بھئی کس چکر میں پڑے ہو کوئی کام کرو اس میں کیا رکھا ہے'' وغیرہ یہ نامناسب الفاظ شاید مجھے ہمیشہ یاد رہیں۔

انہیں بھلانا ہی اوّل تو دسترس میں نہیں
جو دسترس میں بھی ہوتا تو کیا بھلا دیتے

بس اب میں اپنے تمام درد کو قرطاس ابیض کے حوالے نہیں کرنا چاہتا اور اخیر میں ان چند بے لگام افراد کو بالخصوص متوجہ کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے فیض ملت علیہ الرحمہ کی حیات ہی میں ان کے لئے انتہائی ناشائستہ کلمات کہے اور خاص کر ملتان کے گرد و نواح اور کراچی میں زورِ خطابت کی بناء پر لفاظی کا بازار گرم رکھا۔ چونکہ فیضِ ملت علیہ الرحمہ ایسی ابحاث سے اجتناب فرماتے تھے لہٰذا ان کی حیات میں وابستگانِ اُویسی بھی مجبور تھے لیکن اب وہ آئیں میدان میں اور لائیں اپنے علمی سوالات اور راقم الحروف بتائے گا ان کی اور ان کے سوالات کی علمی لیاقت وحیثیت جو اپنے استادوں کو ہٹا کر خود مفتی اعظم کہلوانے کی غرض سے مسند نشین ہوں۔ ایسے افراد جنہوں نے کبھی کوئی علمی کارنامہ سرانجام ہی نہ دیا ہو ذرا دیکھیں تو کہ وہ معترض بھی ہوئے تو کس پر فیض ملت علیہ الرحمہ پر؟

اگر چہ ان کے لئے اکبر الہ آبادی بڑا خوبصورت و مکمل شعر کہہ گئے

حضرت کی ہرزہ لافی کچھ مستند نہیں ہے
کہنے کی ایک حد ہے بکنے کی حد نہیں ہے

لیکن یہ شعر ان جیسے افراد کے لئے کفایت نہیں کرے گا جنہوں نے احترامِ اکابرین کو اپنے دلوں سے نکال ڈالا ہے اور سستی شہرت کمانے کے لئے ایسی شرمناک حرکات کرتے ہیں۔ ایسے افراد بے لگام نہ تو علمی صلاحیت کے حامل ہیں نہ ہی لیاقت وقابلیت کے جبکہ میں چاہتا ہوں

شکست کھائے ذرا تو بھی پانی ہو
میں چاہتا ہوں کہ دشمن بھی خاندانی ہو

اور

بہت غرور ہے تجھ کو اے سر پھرے طوفان
مجھے بھی ضد ہے کہ دریا کو پار کرنا ہے
یہ تیری پیٹھ ہے اے میرے بے خبر دشمن
مگر مجھے تیرے سینے پہ وار کرنا ہے

میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے۔ میں اس پر مکمل پُر اعتماد ہوں اور مجھے اپنے لکھے ہوئے پر کسی سے معذرت بھی نہیں کرنی ہے۔ دعا ہے رب کریم فیض ملت علیہ الرحمہ کی وراثتِ علمی کی حفاظت فرمائے اور رہتی دنیا تک کے لئے نافع خلائق بنائے اور قبلہ کے صاحبزادگان کو حقیقی جانشین بنائے۔ نیز ہمیں الفاظوں کے طوفانوں سے نکل کر عمل کے ساحل پر تعمیر کردار کی توفیق عطا فرمائے۔

**"ایں دعائے من واز جملہ جہاں آمین باد"**

ابو محمد اعجاز احمد القادری

شاگرد و خلیفہ امام العلماء علامہ فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ القوی

کراچی۔ پاکستان

# سراپا محبت واحترام کے نام

عدیم المثل یکتائے زمن فیض رضا تم ہو
جہاں یہ مانتا ہے عاشق غوث الوریٰ تم ہو
تیرے دامن میں ہے صدیق، عمر عثمان کا فیضاں
اے نورِ علم فیضانِ علی مرتضیٰ تم ہو
مفسر ہو تم اس شان کے کہ تیرے واسطے سچ ہے
زمانے کے لئے اسماعیل حقی کی ضیاء تم ہو
بلادِ پاک و ہند ہی کیا عرب کی علم گاہوں میں
نشانِ اہل سنت نائب احمد رضا تم ہو
تیرے افکار اور اطوار سے محسوس ہوتا ہے
اُویس قرن کی گدڑی کے لعل پہ ضیاء تم ہو
تمہیں ہو وارثِ علم نبی اور معدن عرفاں
قسیم معرفت شمع طریقت جان ماتم ہو
طریقت کے سمندر کو شریعت کی حدودوں میں
سمیٹے بانٹنے والے ولی باصفا تم ہو
اُویسیت ملی تجھ کو ہے تجھ میں قادیت بھی
ہے سینہ "مجمع البحرین" ایسے رہنما تم ہو
تیری تحریر کے نقشوں نے ایسے نقش چھوڑے ہیں
کہ ان نقشوں کے ملنے سے میرے آگے عیاں تم ہو
تیری تصویر کی تعبیر ہے تحریر کی صورت

اسی تحریر کے آئینہ میں جلوہ نما تم ہو

میں تجھ میں دیکھ لیتا ہوں جھلک سردار احمد کی

کہ نقشہ سر سے لیکر پاؤں تک سردار کا تم ہو

تیرے اسلاف میں ہیں کاظمی و مفتی اعظم

انہی کی برکتوں سے کامیاب وکامران تم ہو

غزالی ہوں یا رازی ہوں یا عبدالقادر جیلانی

تم ان کی بُو انہی کا رنگ ان کے پاسباں تم ہو

میری کشتی تلاطم خیز موجوں سے نہیں ڈرتی

سفینہ تیرے ہاتھوں میں ہے اس کے ناخدا تم ہو

تیرے در کا بھکاری تجھ سے تیری بھیک مانگے ہے

بھکاری کی بھر جھودو جھولی گدا کا آسرا تم ہو

تیرا بردا تیری توصیف میں اب اور کیا لکھے

کہ جملہ اہل سنت کے لئے قبلہ نما تم ہو

زمانہ گر تیری خدمات کو سونے سے لکھ ڈالے

میری نظروں میں وہ بھی کم ہے پر اس سے سوا تم ہو

ہاں! تم پرمان ہے اعجاز کو دنیا و عقبیٰ میں

میرے قبلہ میرے مونس میرے دل کی صدا تم ہو

ابو محمد اعجاز احمد القادری الاویسی

# قاسم عرفان علم حقیقت کے نام

فیض ملت فیض دیں فیضان شاہ احمد رضا

عاشق غوث الوریٰ اے نائب احمد رضا

آنے والے ہر محقق کا حسیں عنوان ہے

تیری خدمات وفا اے نائب احمد رضا

گلشن اسلام کے سب طوطیان علم و فن

بولتے ہیں مرحبا اے نائب احمد رضا

عقل جب حیراں ہوئی تیرے صحائف دیکھ کر

بول اُٹھی صد مرحبا اے نائب احمد رضا

تیرے اشہب قلم کی دیکھ کر جولانیاں

رشک کرتا ہے جہاں اے نائب احمد رضا

دین حق کی ترجمانی کے لئے مصروف تھے

باقلم صبح و مسا اے نائب احمد رضا

عزم و ہمت سے عبارت تھے تیرے ایام زیست

صاحب صبر و رضا اے نائب احمد رضا

قصر نجدیت میں ہر دم زلزلے آنے لگے

جب قلم تیرا چلا اے نائب احمد رضا

کپکپا اُٹھتے تھے تیرے نام سے اعدائے دیں

اے غلام مرتضیٰ اے نائب احمد رضا

علم کے میدان میں تحقیق کے ہر گام میں

حق ادا تو نے کیا اے نائب احمد رضا

جو میرے احمد رضا کے خواب کی تعبیر ہے

وہ سنیت کا رہنما اے نائب احمد رضا

جو میرے سردار احمد کی حسیں تصویر ہے

وہ صاحب نور و ضیاء اے نائب احمد رضا

احمد رضا اسلاف کے کردار کی تصویر ہے

اور تو اس کی ضیاء اے نائب احمد رضا

تو ببانگ دھل یہ اعلان اب اعجاز کر

سید و سردار ہما اے نائب احمد رضا

ابو محمد اعجاز احمد القادری الاویسی



()____()____()

......☆......